(۲)

مکرم ومحترم مولانا مفتی عبدالواحد زیدمجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ بے حد شکریہ!

آپ نے میری آرا میں جن ’بے اصولیوں‘ کی طرف توجہ دلائی ہے، ان سب کے پیچھے یہ مفروضہ کارفرما ہے کہ کسی آیت یا حدیث کی تشریح میں یا کسی علمی وفقہی مسئلے سے متعلق سلف سے منقول آرا سے ہٹ کر کوئی رائے قائم کرنا یا کوئی نئی تعبیر پیش کرنا ایک امر ممنوع ہے اور جو شخص ایسا کرتا ہے، وہ علمی بے اصولی کا مرتکب ہوتا ہے۔ میرے نزدیک چونکہ یہ بات ہی سرے سے درست نہیں، اس لیے میں اسے کوئی بے اصولی بھی نہیں سمجھتا اور اپنے اس موقف کو کتاب کی تمہید میں، میں نے پوری تفصیل سے واضح کیا ہے۔ اس نکتے کی توضیح وتفصیل کے لیے میں چند مزید گزارشات قلم بند کر رہا ہوں جو امید ہے کہ ’الشریعہ‘ کے آئندہ شمارے میں شائع ہو سکیں گی۔

اس کے ساتھ ایک عاجزانہ شکوہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہوں گا۔ میرے خیال میں کسی بھی رائے پر تنقید کرتے ہوئے اہل علم کا منصب بس یہ ہے کہ وہ علمی طریقے سے کسی نقطہ نظر کی غلطی کو واضح کر دیں، اور اپنے مخاطب کو یہ حق دیں کہ وہ اپنے اطمینان ہی کے مطابق اسے قبول کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرے۔ یہ توقع کرنا کہ اس تنقید سے ضرور اتفاق بھی کیا جائے گا اور ایسا نہ ہونے پر ’مایوسی‘ کا اظہار کرنا یا علمی بحثوں کی سنسنی خیز انداز میں تشہیر کر کے اس بات کی کوشش کرنا کہ عوامی یا خاندانی دباؤ کا ہتھیار استعمال کر کے کسی شخص کو اپنے ضمیر کے مطابق رائے قائم کرنے اور اسے بیان کرنے سے ’’روکا‘‘ جائے، میرے خیال میں علم اور اہل علم کے منصب کے شایان شان نہیں۔

امید ہے کہ آپ اپنی نیک دعاؤں میں مسلسل یاد رکھیں گے۔

محمد عمار خان ناصر

۱۵؍جنوری ۲۰۰۹

(۳)

عزیز القدر حافظ عمار خان ناصر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

رسالہ ’الشریعہ‘ مل گیا ہے۔ کرم فرمائی کا شکریہ۔ کبھی کبھار رسالہ دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ نہایت ہی وقیع رسالہ ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ اپنے حلقے میں اس قسم کا وقیع رسالہ شائع ہوتا ہے۔

عزیزم! آپ کے رشحات قلم ’’اشراق‘‘ میں پڑھتا رہا ہوں۔ ماشاء اللہ، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا ہے اور اطمینان ہے کہ آپ ان صلاحیتوں کو صحیح مصرف میں صرف کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل میں مزید ترقی دے۔ آمین۔